REGD. No. L.5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

— بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ —

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ

یکشنبہ — ۴ شعبان ۱۳۷۵ھ — فی پرچہ ۱/ ا

جلد ۴۵/۱۰ — ۱۸ امان ۱۳۳۵ھش — ۱۸ مارچ ۱۹۵۶ء — نمبر ۶۶

سیٹو کانفرنس کے مندوبین کو دعوتِ اسلام

متعدد ممالک کے چالیس لیڈروں کی خدمت میں انگریزی ترجمۃ القرآن اور دیگر اسلامی کتب کا تحفہ پیش کیا گیا

کراچی (بذریعہ ڈاک) سیٹو کانفرنس کے موقعہ پر جو ۶ مارچ سے شروع ہو کر ۸ مارچ تک کراچی میں جاری رہی۔ جماعت احمدیہ کراچی کی طرف سے غیر ملکی مندوبین تک اسلام کا پیغام پہنچانے کا اہتمام کیا گیا۔ چنانچہ جماعت کے متعدد وفود نے فرانس۔ نیوزی لینڈ۔ فلپائن۔ تھائی لینڈ۔ انگلستان اور امریکہ کے چالیس سربرآوردہ لیڈروں کو انگریزی ترجمۃ القرآن اور دیگر اسلامی کتب تحفہ کے طور پر پیش کیں۔ جن مندوبین سے بھی ملاقات کی گئی۔ انہوں نے یہ کتب شکریہ کے ساتھ بخوشی قبول کیں۔ ان پر یہ امر واضح کیا گیا۔ کہ اب اسلام کے ذریعہ ہی دنیا امن و سلامتی اور خوشحالی سے ہمکنار ہوگی۔ اور اسلام کے طفیل ہی تمام بنی نوع انسان ایک ہی خاندان کے افراد کی طرح باہم مل جل کر رہنا۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ حسن سلوک کے ساتھ پیش آنا سیکھیں گے۔ اس طرح مجموعی طور پر ۴۷ کتب پیش کی گئیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ دعوت اسلام کی اس کوشش میں برکت ڈالے اور اسلام اور احمدیت کے حق میں اس کے نیک نتائج پیدا کرے۔ نیز اللہ تعالیٰ مختلف اقوام کے ان نمائندوں کو قرآن مجید اور دیگر کتب سے مستفید ہونے اور اسلام کے نور کو شناخت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(سیکرٹری رشد و اصلاح جماعت احمدیہ کراچی)

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کا اپریشن خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا۔

— احباب کامل و عاجل صحت یابی کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں —

کل صبح بتاریخ ۱۶ مارچ بروز جمعہ سوا نو بجے سے بارہ بجے تک میو ہسپتال لاہور کے حصہ موسومہ البرٹ وکٹر ہسپتال میں ڈاکٹر امیر الدین صاحب سینئر سرجن نے صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب سیکرٹری فنانس حکومت مغربی پاکستان کے پتہ کا اپریشن کیا۔ اور سارا پتہ معہ پتھری کے نکال دیا۔ اپریشن خدا کے فضل سے کامیاب ہوا ہے۔ اپریشن کے بعد ڈاکٹر امیر الدین صاحب نے بتایا۔ کہ پتہ میں پیپ پڑ چکی تھی۔ اور اگر اپریشن میں مزید تاخیر کی جاتی۔ تو خطرہ کی صورت پیدا ہو جاتی۔ پتھری بھی کافی بڑی ہو چکی تھی۔ اپریشن کے وقت ڈاکٹر امیر الدین صاحب اور ان کے نائبین کے علاوہ ڈاکٹر غلام بھیک صاحب سول سرجن لاہور اور ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب اور ڈاکٹر ملک عبد الحق صاحب اور صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب بھی موجود تھے۔ کرنل ڈاکٹر ملک بشیر محمد صاحب ڈائرکٹر آف پبلک ہیلتھ مغربی پاکستان بھی ہسپتال میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ جن کی تجویز پر ہی مرزا مظفر احمد صاحب کا یہ اپریشن ہونا قرار پایا تھا۔ اسی دن کرنل ملک صاحب کے چچا زاد بھائی ملک عبد المنان صاحب سپرنٹنڈنگ انجینئر کا بھی گردہ کا اپریشن ہونے والا تھا۔ کرنل ملک صاحب اور دیگر ڈاکٹر صاحبان نے نہایت ہمدردی کا ثبوت دیا۔ اور ہر رنگ میں امداد فرمائی فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی اور چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر مقامی لاہور اور شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ اور مولوی عبد المنان صاحب عمر اور میاں غلام محمد صاحب اختر اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت سے افراد اور بہت سے دیگر احمدی احباب ہسپتال پہونچے ہوئے تھے۔ اپریشن کے بعد صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کو بیہوشی کی حالت میں سٹریچر پر ڈال کر ان کے کمرہ میں لایا گیا۔ جہاں قریباً دو گھنٹہ بعد انہیں ہوش آیا۔ مگر شام تک طبیعت کافی کمزور رہی۔ اور اپریشن کے مقام پر درد بھی محسوس ہوتی رہی۔ اور تین چار دفعہ قے بھی ہوئی۔ مگر عام حالت خدا کے فضل سے تسلی بخش ہے۔ اور ڈاکٹر صاحبان کی رائے میں اپریشن کامیاب رہا ہے۔ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کو غالباً دو یا تین ہفتہ تک ہسپتال میں ٹھہرنا ہوگا۔ احباب کرام صاحبزادہ صاحب کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ معلوم ہوا ہے کہ شام کے وقت آنریبل میاں ممتاز محمد خاں صاحب دولتانہ فنانس منسٹر مغربی پاکستان بھی صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی خیریت دریافت کرنے کے لئے ہسپتال تشریف لے گئے تھے۔ احباب کرام صاحبزادہ صاحب موصوف کے علاوہ ملک عبد المنان صاحب کی صحت یابی کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بھی جلد صحت عطا فرمائے۔

— اخبار احمدیہ —

ربوہ ۱۷ مارچ۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق آج صبح لاہور سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت سیدہ ام ناصر صاحبہ کی طبیعت کل زیادہ خراب رہی۔ آج نسبتاً آرام ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

کل نماز جمعہ مکرم مولوی ابو العطاء صاحب نے پڑھائی۔ اور نظام خلافت کی برکات اور خدمت اسلام کی خاطر زندگیاں وقف کرنے کی اہمیت پر خطبہ دیا۔

دستور کو کامیاب بنانے کی کوشش کیجئے (ڈھاکہ)

ڈھاکہ ۱۷ مارچ۔ رات مشرقی بنگال کے وزیراعلیٰ جناب ابو حسین سرکار نے ایک پبلک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ آٹھ سال کے طویل عرصہ کے بعد ملک کا نیا دستور منظور ہوا ہے۔ ہم سب کا فرض ہے کہ ہم اسے کامیاب بنانے کی پوری کوشش کریں۔ انہوں نے کہا آئین کی منظوری سے پاکستان کا وقار بلند ہو گیا ہے۔ وہ اب ایک آزاد جمہوریہ ہوگا۔ اور سابقہ دور اور اس کی تمام برائیاں ختم ہو جائیں گی۔ انہوں نے ہندوؤں سے اپیل کی۔ کہ وہ بھی مسلمانوں کے دوش بدوش نئے دستور کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔

"ہز ایکسی لینسی" اور "آنریبل" کے الفاظ ترک کرنے کا فیصلہ

کراچی ۱۷ مارچ۔ حکومت پاکستان نے فیصلہ کیا ہے کہ ۲۳ مارچ سے جبکہ پاکستان ایک جمہوریہ بن جائے گا۔ مملکت کے سربراہ اور صوبائی گورنروں کے ناموں کے ساتھ ہز ایکسی لینسی کے الفاظ استعمال نہ کئے جائیں۔ اسی طرح مرکزی اور صوبائی وزیروں اسمبلی کے سپیکروں، سپریم کورٹ کے ججوں اور عدالتوں کے دیگر جج صاحبان کے ناموں کے ساتھ "دی آنریبل" کے الفاظ کا استعمال بھی ترک کر دیا جائے گا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر۔ ایم اے ایل ایل بی

مشتہر احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۸ مارچ ۱۹۵۶ء

اے بادِ صبا ایں ہمہ آوردۂ تست

معاصر روزنامہ تسنیم نے جو مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کی جماعت اسلامی کا سرکاری آرگن ہے۔ اپنی اشاعت مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۵۶ء میں "غیر مسلموں کا انخلا" کے زیر عنوان جو اداریہ سپرد قلم کیا ہے۔ اس میں لکھتا ہے:۔

"اگرچہ ابھی تک سرکاری ذرائع سے کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ اور نہ ہماری حکومت نے اس مسئلے پر روشنی ڈالنے کی زحمت گوارا کی ہے۔ لیکن پریس میں جس رفتار سے بڑی بڑی شخصیتوں کے بیانات آ رہے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مشرقی بنگال سے ہندوؤں کے انخلاء کا مسئلہ اہمیت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ مشرقی بنگال کے وزیر اعلیٰ مسٹر ابو حسین سرکار اور بھارت میں پاکستانی سفیر راجہ غضنفر علی خاں کی طرف سے جو بیانات ان دنوں دیئے گئے ہیں۔ ان سے بھی ایک عام قاری یہی تاثر لیتا ہے کہ انخلا غیر معمولی پیمانے پر ہو رہا ہے۔ اس سے ہمارے اپنے حکمرانوں کے ملفوظات کے ذریعے ہی پاکستان بدنام تو ہو رہا ہے۔ لیکن یہ آج تک نہیں بتایا گیا۔ کہ آخر بھارت جانے والے ہندوؤں کو پاکستان کے خلاف شکایت کیا ہے۔ آیا ان کے اپنے خیال میں ان کی اس نقل مکانی کی ذمہ داری پاکستان کی حکومت اور اس ملک کی مسلمان آبادی پر عائد ہوتی ہے۔ یا محض ان کے جذبات انہیں ایک مسلمان ریاست کو چھوڑ کر ایک ہندو ریاست میں بسنے پر آمادہ کر رہے ہیں"

اس کے بعد نہایت بھولے پن سے معاصر لکھتا ہے:

"جہاں تک ہم نے غور کیا ہے۔ اس ملک میں غیر مسلموں پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ قانون کی نظر میں مسلم و غیر مسلم عملاً برابر ہیں۔ عبادت اور معاشرتی و عمرانی معاملات میں انہیں پوری آزادی حاصل ہے۔ بھارت میں ایسی ہزاروں مثالیں بتائی نہیں بلکہ دکھائی جا سکتی ہیں۔ کہ مسجدوں کو علی الاعلان قبضے میں کر لیا گیا ہے۔ لیکن مشرقی بنگال میں ایسی ایک مثال بھی موجود نہیں ہے۔ سیاسی میدان میں غیر مسلم لیڈر اجتماع اور تحریر و تقریر کے حق کا پوری طرح استعمال کر رہے ہیں۔ بلکہ جس قسم کی باتوں پر بعض مسلمان جماعتوں کے رہنماؤں کے خلاف حکمران جماعت بے تکلفی سے سیفٹی ایکٹ اور اسی قسم کے دوسرے قوانین استعمال کرتی ہے۔ غیر مسلم اس نوعیت کی باتیں کہنے میں پوری طرح آزاد ہیں"

اس کے بعد معاصر کچھ غور و مطالعہ کر چکنے کے بعد ان اسباب کا ذکر کرتا ہے۔ جو اس کے خیال میں اس انخلاء کا باعث ہیں۔ چنانچہ رقمطراز ہے:۔

"جہاں تک ہم خود مطالعہ کر چکے ہیں۔ ہماری رائے یہ ہے کہ موجودہ انخلاء کا اصل محرک وہ فضا ہی ہے جو غیر مسلم رہنما اور بعض مسلمان سیاست دان مل کر اس ملک میں پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ دستوریہ میں غیر مسلموں نے جو تقاریر کی ہیں۔ اور دستور کے معاملہ میں انہوں نے جو طرز عمل اختیار کیا ہے۔ اس سے پاکستان میں بسنے والے غیر مسلم عوام یہ تاثر لے سکتے ہیں۔ کہ شاید یہاں مذہب کے روایتی تصور کے مطابق مسلمانوں کی ایک مذہبی ریاست قائم کی جا رہی ہے۔ یا اس قسم کی مسلمان ریاست وجود میں آ رہی ہے۔ جس قسم کی ریاستوں کے مظالم کی بے بنیاد داستانیں ہندو اور یورپی تاریخ دان آج تک نشر کرتے رہے ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ اس تاثر کے بعد غیر مسلموں کا خوف زدہ ہونا ایک قدرتی سی بات ہے۔ اس تاثر کو مزید تقویت دینے کا فرض عوامی لیگ نے ادا کیا ہے۔ مسٹر سہروردی نے جس انداز سے دستوریہ کے اندر اسلام پر تنقید کی۔ اور پھر عوامی لیگ کے بعض نادان اور اشتراکیت زدہ نوجوانوں نے جس طرح دستور کے اسلامی پہلو پر نکتہ چینی کی اس سے بھی ہندو عوام کے ذہنوں میں خطرے کا یہ احساس پیدا ہو گیا ہوگا۔ کہ جب مسلمانوں ہی میں سے بعض لوگ اس اسلامی دستور سے خائف ہیں۔ اور اسے مذہبی جنون اور قدامت پسندی کا مظہر قرار دیتے ہیں۔ تو آخر ایسے دستور کے تحت قائم شدہ ریاست میں غیر مسلموں کا کیا مقام ہو سکتا ہے"

معاصر نے اس وجہ کے علاوہ بھی دو اور وجہیں بیان کی ہیں۔ ایک یہ پراپیگنڈا کہ بھارت کا اقتصادی مستقبل پاکستان سے زیادہ روشن ہے۔ اور دوسری یہ کہ نقل مکانی کی وہ آسانی جو حکمرانوں کی نااہلی کی وجہ سے غیر مسلموں کو مہیا ہے۔

معاصر نے یہ دو وجہیں ضمناً بیان کی ہیں۔ لیکن اس کے خیال میں بھی زیادہ تر وہی وجہ ہے۔ جس کا اوپر کے آخری حوالہ میں معاصر نے ذکر کیا ہے۔ چنانچہ پھر آخر میں اپنا اندیشہ اس طرح بیان کرتا ہے:۔

"ہمیں یہ بھی اندیشہ ہے۔ کہ بعض شریر لوگ اس مسئلے کو یہ بات ثابت کرنے کے لئے استعمال کرنے کی کوشش کریں گے۔ کہ پاکستان میں جو مذہبی دستور مرتب ہو گیا ہے۔ اس کے تحت یہاں کی غیر مسلم آبادی کے لئے اس ملک میں رہنا ممکن نہیں رہا۔"

(روزنامہ تسنیم لاہور مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۵۶ء)

جو کچھ اندیشہ معاصر نے ظاہر کیا ہے۔ اس پر ہمیں مزید کہنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ سوا اس کے کہ یہ بات بھی اس ضمن میں نہایت غور و مطالعہ کی متقاضی ہے۔ کہ اگر یہ تمام باتیں درست مان لی جائیں۔ تو پھر اس سوال کا جواب معلوم کرنا بھی ضروری ہو جاتا ہے۔ کہ شر پسند عناصر کو پاکستان کے منظور شدہ دستور کے خلاف کامیابی سے یہ پراپیگنڈا کرنے کی اصل وجہ کیا ہے

بے شک منظور شدہ دستور میں کوئی ایسی بات موجود نہیں ہے۔ جس سے شر پسند عناصر کو اس کے خلاف کامیابی سے پراپیگنڈا کرنے کے لئے تقویت ملتی ہو۔ لیکن اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ انہیں کہیں نہ کہیں سے تقویت ضرور مل رہی ہے۔ وہ منبع کیا ہے؟ جہاں تک ہم غور کرتے ہیں۔ ہمیں یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ منبع وہ تصور اسلام ہے۔ جو چند گذشتہ صدیوں سے خود مسلمان اپنے مواعظ اور اپنے عمل سے دنیا کے سامنے پیش کرتے چلے آئے ہیں اور جس کو مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی نے اب فاشزم اور اشتراکیت کے لادینی کلیاتی نظریات کے زیر اثر بقول خود نئے انداز سے اپنی عجیب و غریب معقولیت کا سہارا دے کر پیش کیا ہے۔ اور جس تصور اسلام کے موٹے موٹے خد و خال جہاد بالسیف۔ قتل مرتد اور اسلامی ریاست کے اندر غیر مسلموں کو اپنے دین کی کھلم کھلا تبلیغ و اشاعت کی ممانعت ہے۔ خاصکر مسلمان نقاد دستور شاید اسی وجہ سے بھی خوفزدہ ہیں۔ کہ اہل علم حضرات جن میں مودودی صاحب کسی سے پیچھے نہیں۔ جیسا کہ پنجاب کے فسادات سے واضح ہوتا ہے۔ جس مسلمان کو چاہیں۔ کافر و مرتد قرار دے کر اسے اقلیت قرار دلانے کے مطالبات کر کے ایسی شورش برپا کر سکتے ہیں۔ کہ مارشل لاء کی ضرورت پیش آتی ہے۔

ہم نے مودودی صاحب کی ایک تصنیف "مرتد کی سزا اسلامی قانون میں" کے کچھ حوالے الفضل کی گذشتہ سے پیوستہ اشاعت کے اداریہ "اسلامی اور جمہوری نظام کے جرائیم" میں دیئے ہیں۔ ذیل میں ہم ان کی اسی تصنیف میں سے تبلیغ و اشاعت کے متعلق ایک حوالہ پیش کرتے ہیں۔ جس میں عجیب سوفسطائی استدلال سے غیر مسلموں کے اس حق کو سلب کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ فھو ھذا:۔

"جن غیر مسلم قوموں نے جزیہ پر معاہدہ کر کے اسلامی حکومت میں ذمی بن کر رہنا قبول کیا۔ ان میں سے اکثر کے معاہدے لفظ بلفظ حدیث اور تاریخ کی کتابوں میں موجود ہیں۔ ان میں تمام حقوق و مراعات کی تفصیل پائی جاتی ہے۔ مگر اس "حق" کا کہیں ذکر نہیں ہے۔ کہ وہ اپنے دین کی دعوت حدود دارالاسلام میں پھیلا سکیں گے۔ جن غیر مسلموں کو مسلمانوں نے خود اپنی فیاضی سے ذمیت کے حقوق عطا کئے۔ ان کے حقوق کی تفصیل بھی فقہ کی کتابوں میں موجود ہے۔ مگر اس نام نہاد "حق" کے ذکر سے وہ بھی خالی ہیں۔ مستامن بن کر باہر سے آنے والے غیر مسلموں کے ساتھ حکومت اسلامی کا معاملہ جیسا کچھ بھی ہونا چاہیئے۔ اس کو فقہاء نے پوری وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اس میں بھی کہیں کوئی اشارہ تک ہمیں ایسا نہیں ملتا۔ کہ اسلامی حکومت کسی ایسے شخص کو آ کر اپنے حدود میں کام کرنے کی اجازت دے سکتی ہے۔ جو کسی دوسرے مذہب و مسلک کا پرچار کرنا چاہتا ہو" (مرتد کی سزا اسلامی قانون میں ص ۳۸)

ذرا غور فرمایئے مولانا نے اپنے نظریہ کے ثبوت میں نہ تو قرآن کریم کی کوئی آیت نہ کوئی حدیث اور نہ کوئی اور حوالہ فقہ وغیرہ کا دیا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم میں لا اکراہ فی الدین اور نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے بارے میں لست علیھم بمصیطر اور اس کی تائید میں بیسیوں جگہ صاف صاف لفظوں میں اسلامی تعلیم پیش کی گئی ہے۔ پھر یہی نہیں اللہ تعالیٰ تو یہاں تک فرماتا ہے۔

(۱) ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین

(۲) فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شھداءکم ان کنتم صادقین

اب لیجئے غیر مسلموں کے ساتھ معاہدات کو ان معاہدات میں ایک نمایاں شرط یہ ہوتی تھی، کہ غیر مسلموں کو دین کے متعلق تمام وہ حقوق حاصل ہوں گے۔ اور ان میں کوئی دخل اندازی نہیں کی جائیگی۔ جو پہلے ان کو حاصل تھے۔ اب عیسائیت مسلمہ طور پر ایک مشنری دین ہے۔ اگر یہ حق سلب کرنا ہوتا۔ تو ان معاہدات میں جو عیسائیوں کے ساتھ ہوئے۔ کیا ضروری نہیں تھا، کہ اس کا ذکر واضح الفاظ میں ہوتا۔ پھر اس زمانہ میں کئی عرب تھے۔ جنہوں نے یہودیت اختیار کر لی تھی۔ کیا ضروری نہ تھا۔ کہ یہودیوں کے ساتھ معاہدات میں حق تبلیغ کے سلب کرنے کا ذکر ہوتا۔

کیا مودودی صاحب کا فرض نہیں تھا۔ کہ اپنے خود نظریہ جبریہ کو اسلام پر تھوپتے وقت کوئی مثبت ثبوت

(باقی صفحہ ۸ پر)

قواعد دربارہ انتخاب عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ

از محترم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

قواعد

(۱) صرف مندرجہ ذیل عہدہ داران کی فہرست بغرض منظوری نظارت علیا میں آنی چاہیئے:۔ امیر جماعت۔ نائب امیر۔ پریذیڈنٹ۔ وائس پریذیڈنٹ۔ سیکرٹری رشد و اصلاح۔ سیکرٹری تعلیم۔ سیکرٹری امور عامہ۔ سیکرٹری امور خارجہ۔ سیکرٹری وصایا۔ سیکرٹری مال۔ سیکرٹری تالیف و تصنیف۔ سیکرٹری زراعت۔ سیکرٹری ضیافت۔ آڈیٹر۔ امین۔ محاسب۔

نوٹ:۔ قاضی اور عہدہ داران مجالس خدام الاحمدیہ و انصار اللہ و سیکرٹریان تحریک جدید کی منظوری متعلقہ دفاتر سے لی جائے۔ نظارت علیا میں ان عہدہ داروں کی فہرست نہ بھیجی جائے۔

(۲) اگر کسی جگہ نائب امیر یا وائس پریذیڈنٹ کے علاوہ مندرجہ بالا عہدہ داران کے نائبوں کی ضرورت ہو۔ تو ان کی منظوری مقامی انجمن خود دے سکتی ہے۔ ان کی فہرستیں مرکز میں نہ بھیجی جائیں۔ نہ ہی مرکز سے اعلان کیا جائے گا:

(الف) محصلوں کے لئے مقامی انجمن کی منظوری کافی ہے۔ البتہ ان کے متعلق نظارت بیت المال میں اطلاعی رپورٹ آنی چاہیئے۔ تاکہ اگر کوئی نامناسب تقرر ہو تو اس کی اصلاح کی جا سکے:

(ب) امام الصلوٰۃ کی منظوری نظارت رشد و اصلاح سے حاصل کی جائے۔ لیکن امام الصلوٰۃ کے متعلق یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ یہ حق امیر یا پریذیڈنٹ کا ہے۔ پس اگر وہ خود امام بنے۔ تو کسی علیحدہ منظوری کی ضرورت نہیں۔ لیکن اگر وہ خود امام نہ بنے تو مستقل انتظام کے لئے نظارت رشد و اصلاح کی منظوری حاصل کی جائے اور عارضی انتظام کے لئے (جس کی میعاد ایک ماہ تک ہو) خود امیر یا پریذیڈنٹ فیصلہ کر سکتے ہیں۔

(۴) پریذیڈنٹ صرف ایسی جماعتوں میں منتخب کئے جائیں۔ جہاں امراء مقرر نہیں ہیں۔ اسی طرح اگر جنرل سیکرٹری کے بغیر کام چل سکتا ہو۔ تو جنرل سیکرٹری منتخب نہ کیا جائے۔ کیونکہ اس کا دوسرے سیکرٹریوں کے ہوتے ہوئے کوئی خاص فائدہ نظر نہیں آیا۔ البتہ بڑی جماعتوں میں ضروری ہو تو ہرج نہیں:

(۵) امراء اور نائب امراء کی منظوری چونکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے حاصل کی جاتی ہے۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری حاصل کرنے کے لئے ناظر اعلیٰ کی رائے بھی حضور کی خدمت میں ساتھ ہی پیش ہوتی ہے اس لئے امراء اور نائب امراء کے متعلق بھی جملہ رپورٹیں دفتر ناظر اعلیٰ میں آنی چاہئیں۔ مگر یہ رپورٹیں باقی عہدہ داروں کی فہرست سے بالکل جدا کاغذ پر لکھی جائیں۔ تاکہ نظر انداز ہونے کا امکان نہ رہے۔

(۶) امراء کے انتخاب میں مندرجہ ذیل امور خاص طور پر ملحوظ رکھے جائیں۔

(الف) ایک ہی نام تجویز کرنے کی بجائے دو تین دوستوں کے نام منتخب کئے جائیں۔ ایک ہی نام جو کسی جماعت کی طرف سے بالاتفاق عہدہ امارت کے لئے منتخب کیا جائے گا۔ اسے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ ایسی رپورٹ کو واپس کر دیا جائے گا۔

(ب) ہر ایک نام کے حاصل کردہ ووٹ فہرست میں بالتفصیل درج کئے جائیں

(ج) ہر ایک کا لکھا بیعت دینی و انتظامی قابلیت۔ عمر اور پیشہ درج کیا جائے۔

(د) جماعت کے کل افراد کی تعداد بالتفصیل ذیل درج کی جائے۔ بالغ مرد ۱۸ سال سے اوپر بچے ۱۸ سال سے کم اور مستورات۔

(۷) بوقت انتخاب اس بات کا خیال رکھا جائے۔ کہ ایک سے زیادہ عہدے ایک ہی شخص کے سپرد بجز خاص مجبوری کے نہ کئے جائیں۔ تاکہ کثرت کار کی وجہ سے سلسلہ کے کاموں میں کوئی ہرج اور نقص واقع نہ ہو۔ اور زیادہ سے زیادہ دوست کام کی تربیت حاصل کر سکیں:

(۸) اگر کسی امیر یا کسی اور دوسرے مقامی عہدہ دار کے انتخاب کے متعلق یہ شکایت موصول ہوگی۔ کہ اور یہ شکایت تحقیقات پر درست ثابت ہوئی۔ کہ اس میں کسی امیدوار کے حق میں پروپیگنڈا کیا گیا ہے۔ تو اس انتخاب کو بموجب ہدایت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مندرجہ قاعدہ ۸۶۱ کالعدم قرار دیا جائے گا۔ اور پروپیگنڈا کرنے والوں سے سختی سے باز پرس کی جائے گی۔ اور دوبارہ انتخاب کے وقت انہیں اجلاس میں شامل ہونے کی اجازت نہیں ہوگی۔

قاعدہ نمبر ۸۶۱ کے الفاظ یہ ہیں۔

"حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت ہے کہ مقامی انجمنوں اور لجنات کے عہدہ داروں کے انتخاب کے معاملہ میں اگر کوئی شخص اپنے حق میں پروپیگنڈا کرے گا۔ یا کرائے گا۔ یا ووٹ حاصل کرنے کے لئے کسی طرح تحریک کریگا۔ یا کرائے گا۔ تو جہاں تک اس کا تعلق ہے ایسا انتخاب کالعدم قرار دیا جائے گا۔"

نیز ریزولیوشن ۷۶۱ ۲۱ میں یہ قاعدہ بھی منظور ہوا کہ

"پروپیگنڈا میں ہر ایسا امر داخل ہوگا۔ جس سے جماعت کے افراد یا کسی فرد پر کسی طریقہ سے کسی خاص امیدوار کے حق میں یا خلاف رائے پیدا کرنے کی کوشش کی جائے صرف مجلس انتخاب میں ہر شخص کو حق حاصل ہوگا۔ کہ امیدواروں کے حق میں مناسب اور مہذب الفاظ میں تقریر کرے۔ مگر کسی شخص کے خلاف کسی شخص کو کوئی تقریر کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔"

(۹) ایسی جماعتوں میں جہاں ایسے افراد کی تعداد ۲۱ یا اس سے زیادہ ہو جن پر چندہ عائد ہوتا ہو وہاں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے فیصلہ بموقعہ مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء کے مطابق مرکز سلسلہ کے کسی بقایا دار کو کسی کام پر مقرر نہیں کیا جائیگا۔ بقایا سے مراد چھ ماہ سے زائد کا بقایا ہے

(۱۰) اگر کسی جگہ کسی عہدہ پر مجبوراً کسی بقایا دار کو مقرر کرنا پڑے۔ تو اس عہدہ دار سے یہ تحریری عہد لیا جائے گا۔ کہ وہ اپنے بقایا کو مناسب مقررہ شرح سے باقاعدہ ادا کرتا رہے گا۔ اور اس شرح کی منظوری بواسطہ مقامی امیر یا پریذیڈنٹ نظارت متعلقہ سے حاصل کرنا ضروری ہوگا۔ لیکن اگر کوئی بقایا دار (سوائے موصی بقایا دار کے، کہ اس کا بقایا بموجب ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مندرجہ اخبار الفضل مجریہ ۱۹ مارچ ۱۹۲۸ء معاف نہیں کیا جا سکتا) اپنا بقایا ادا کرنے سے بالکل معذور ہے۔ تو اپنے عذرات کو اسی واسطہ سے بالتفصیل پیش کر کے نظارت بیت المال سے معافی لے گا۔

(۱۱) مندرجہ ذیل اشخاص کو انتخاب کے اجلاس میں حصہ لینے کا حق نہیں ہوگا۔

(۱) ایسا شخص جس کے ذمہ چھ ماہ سے زیادہ عرصہ کا بقایا بغیر منظوری مرکز چلا آتا ہو۔ اور وہ اسے ادا نہ کر رہا ہو۔

(۲) مستورات

(۳) ۱۸ سال سے کم عمر بچے

(۴) جو افراد سلسلہ کی طرف سے زیر تعزیر ہوں۔

(۵) ایسے افراد جو اپنا مرکزی چندہ مقامی نظام جماعت کو توڑ کر علیحدہ طور پر مرکز میں بھجوانے پر مصر ہوں۔

(۶) ایسے بالغ طالب علم جن کے اخراجات کا انحصار اپنے والدین یا سرپرستوں پر ہو۔ وہ نہ تو کسی عہدہ دار کے انتخاب کے وقت ووٹ دے سکتے ہیں۔ اور نہ ہی وہ مجلس انتخاب کے ممبر بن سکتے ہیں

(۱۲) ہر عہدہ کی اہمیت اور فرائض کے مناسب حال اس کے لئے عہدہ دار کا انتخاب ہونا چاہیئے۔ اور دوستوں کو رائے دیتے ہوئے اہمیت کے سوال کو ہر صورت پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ محض نام کے طور پر عدیم الفرصت یا سست یا غیر مخلص یا نااہل یا کسی رنگ میں برا نمونہ رکھنے والے اشخاص کو منتخب نہیں کرنا چاہیئے:

(۱۳) کسی سرکاری ملازم کو کسی صورت میں بھی سیکرٹری رشد و اصلاح اور سیکرٹری امور عامہ مقرر نہ کیا جائے۔

(۱۴) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا یہ بھی ارشاد ہے۔ کہ کوئی شخص جو اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ یا مجلس خدام الاحمدیہ کا ممبر نہیں کسی عہدہ پر مقرر نہیں کیا جا سکتا۔ اس سلسلہ میں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ صحیح انتخابات کی ذمہ داری نظارت علیا پر نہیں۔ بلکہ خود جماعتوں پر ہے اور جماعتوں میں مجالس انصار اللہ اور مجالس خدام الاحمدیہ کے قیام کی ذمہ داری ہر دو مجالس مرکزیہ پر ہے نظارت علیا پر نہیں۔ پندرہ سال سے اوپر اور چالیس سال سے کم عمر کے عہدہ دار مجلس خدام الاحمدیہ کے ممبر ہوں گے۔ اور چالیس سال اور اس سے زیادہ عمر کے عہدہ دار مجلس انصار اللہ میں داخل ہوں گے۔ مرکزی مجلس خدام الاحمدیہ صرف اس شخص کو ممبر تسلیم کرتی ہے۔ جس کا فارم رکنیت پر ہو کر مجلس مرکزیہ کے دفتر میں پہنچ چکا ہو۔

(۱۵) فہرست انتخاب کو مرکز میں بھجواتے ہوئے اس بات کو وضاحت سے بیان کرنا چاہیئے۔ کہ مطابق قواعد ووٹ دینے کے قابل اس انجمن کے کتنے افراد ہیں۔ اور ان میں سے بوقت اجلاس کتنے حاضر تھے۔

(۱۶) فہرست انتخاب پر صدر جلسہ کے علاوہ دو ایسے دوستوں کے دستخط ہونے بھی لازمی ہوں گے۔ جو کسی عہدہ کے لئے انتخاب میں نہ آئے ہوں۔ مگر انتخاب کی کارروائی میں موجود

رہے ہوں۔

۱۷۔ نئے عہدہ داروں کے انتخاب کی فہرستیں معہ ان کے خط و کتابت کے مکمل پتوں کے منظوری کے لئے نظارت علیا میں آنی چاہئیں۔ لیکن جب تک جدید عہدیداروں کی منظوری کا اعلان شائع نہ ہو یا بذریعہ جماعت متعلقہ عہدہ دار کو اطلاع نہ ہو جائے اس وقت تک سابقہ عہدہ دار ہی کام کرتے رہینگے

۱۸۔ نئے عہدہ داروں کی منظوری کا اعلان شائع ہونے پر سابقہ عہدہ داروں کو فی الفور کام کا چارج پوری تفصیل اور مکمل ریکارڈ کے ساتھ نئے عہدہ داروں کے سپرد کر دینا چاہیئے۔ اور نئے عہدہ داروں کو چاہیئے کہ چارج لینے کے بعد دو ہفتہ کے اندر اندر سابقہ عہدہ داروں سے گذشتہ سال کی رپورٹیں لے کر متعلقہ مرکزی دفاتر کو بھجوا دیں۔ ورنہ یہ ذمہ داری بعد میں ان پر عائد ہوگی۔

۱۹۔ اگر کسی مقامی انجمن یا حلقہ امارت کے ساتھ اور دیہات یا جماعتیں بھی شامل ہوں۔ تو یہ بات فہرست انتخاب اور رپورٹ امارت میں واضح طور پر بیان کرنی چاہیئں۔ کہ اس انجمن یا حلقہ امارت کے ساتھ فلاں فلاں جماعتیں بھی شامل ہیں۔ اور کہ اس انجمن یا حلقہ امارت کا مرکزی مقام کونسا ہے۔ یعنی کس نام پر یہ انجمن یا حلقہ امارت ہوگا۔

۲۰۔ اگر کسی انجمن کا تار کا پتہ رجسٹرڈ ہو تو وہ بھی لکھا جائے۔ اور ٹیلیفون ہونے کی صورت میں اس کا نمبر دیا جائے۔

۲۱۔ اگر کوئی امیر جماعت یا پریذیڈنٹ یہ خواہش رکھتا ہو کہ اس کے سکرٹریوں کے نام خط و کتابت اس کی معرفت ہو تو اس بات کو بھی واضح کر دیا جائے۔

۲۲۔ عہدہ داروں کے نام کے ساتھ ان کے القاب و خطاب بھی لکھے جائیں۔ مثلاً مولوی۔ سید۔ مرزا۔ چوہدری۔ شیخ۔ بابو۔ ڈاکٹر۔ منشی وغیرہ جو عام طور پر ان کے نام کے ساتھ لکھا یا بولا جاتا ہو۔ اسی طرح ملازم ہونے کی صورت میں عہدہ کا اندراج بھی کیا جائے۔

مجالس انتخاب امراء کے متعلق تفصیلی قواعد

(جن کا نفاذ بروئے ریزولیوشن ۱۲۱ غ مورخہ ۲۳/۱۲/۵۴ بمنظوری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ہوا)

مجلس مشاورت ۱۹۵۴ء میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نمائندگان مجلس مشاورت سے مشورہ لینے کے بعد مندرجہ ذیل فیصلہ فرمایا تھا "آئندہ امارت کے انتخاب کے لئے یہ قاعدہ ہوگا۔ کہ جہاں چالیس یا اس سے زیادہ چندہ دہندہ ممبر ہوں وہاں کی جماعت کے امیر اور سکرٹریوں اور محاسب اور آڈیٹر امین کا انتخاب بلا واسطہ نہ ہوگا۔ بلکہ ایک مجلس انتخاب کے ذریعہ سے ہوگا۔ جس کے ممبروں کو چندہ دہندگان حسب قواعد منتخب کیا کریں گے۔ علاوہ ان ممبران مجلس انتخاب کے تمام مقامی صحابی اور تمام چندہ دہندگان مقامی ممبر جن کی عمر ساٹھ سال سے زائد ہو اس انتخاب میں حصہ لینے کے حقدار ہوں گے"۔

حضور کے اس فیصلہ سے مندرجہ ذیل امور مستنبط ہوتے ہیں۔

۱۔ یہ کہ مذکورہ بالا مجلس انتخاب صرف اسی حلقہ امارت میں مقرر کی جائے گی۔ جہاں چالیس یا اس سے زیادہ چندہ دہندگان ہوں گے۔

۲۔ یہ کہ ایسے حلقہ امارت میں امیر کا انتخاب بلا واسطہ نہیں ہوگا۔ بلکہ اسی مجلس انتخاب کے ذریعہ ہوگا۔

۳۔ اس مجلس انتخاب کے ممبران کا انتخاب بھی چندہ دہندگان ان قواعد کے ماتحت کرینگے جو اس کے لئے صدر انجمن احمدیہ مقرر کرے گی

۴۔ یہ کہ مجلس انتخاب کے منتخب شدہ ممبروں کے علاوہ مندرجہ ذیل اصحاب بھی ممبر ہوں گے۔ (۱) صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو اسی حلقہ امارت میں رہتے ہوں۔ (ب) اسی حلقہ امارت کے تمام چندہ دہندگان جن کی عمر ساٹھ سال سے زائد ہو۔

تفصیلی قواعد

۱۔ جس حلقہ امارت میں ۴۰ سے ۱۰۰ تک چندہ دہندگان ہوں۔ وہاں کی مجلس انتخاب کے منتخب شدہ ممبروں کی تعداد (علاوہ ان زائد ممبروں کے جن کا ذکر فقرہ نمبر ۴ میں ہے) گیارہ ہوگی اور جس حلقہ امارت میں ۱۰۱ سے ۲۰۰ تک چندہ دہندگان ہوں وہاں کی مجلس انتخاب کے منتخب شدہ ممبروں کی تعداد (علاوہ ان زائد ممبروں کے جن کا ذکر فقرہ نمبر ۴ میں ہے) پندرہ ہوگی اور جس حلقہ امارت میں ۲۰۰ سے زائد چندہ دہندگان ہوں۔ وہاں کی مجلس انتخاب کے منتخب شدہ ممبروں کی تعداد (علاوہ الذکر زائد ممبروں کے جن کا ذکر فقرہ نمبر ۴ میں ہے) ۲۱ ہوگی۔

۲۔ چندہ دہندگان سے مراد وہ احباب ہیں جو اپنا چندہ باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور جن کے ذمہ (بصورت موصی ہونے کے یا غیر موصی ہونے کے ہر دو صورتوں میں) چھ ماہ سے زائد عرصہ کا بقایا نہ ہو۔ اور یہی شرط صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر عائد ہوگی

۳۔ لیکن اگر کسی بقایا دار نے اپنے ذمہ کے بقایا کی رقم کی ادائیگی کے متعلق دفتر متعلقہ سے مہلت حاصل کر لی ہو تو وہ اس شرط سے اس وقت تک مستثنیٰ ہوگا۔ جب تک کہ اس نے مہلت لے رکھی ہو۔

۴۔ مقامی جماعت کے اگر کسی ممبر کے ذمہ چھ ماہ سے زائد کا بقایا ہو اور اس نے اس بقایا کی ادائیگی کے لئے مہلت بھی نہ لے رکھی ہو۔ تو وہ نہ کسی عہدہ کے لئے منتخب ہو سکتا ہے اور نہ ہی مجلس انتخاب کا ممبر بن سکتا ہے۔

۵۔ مجلس انتخاب کے ممبروں کی مقررکردہ تعداد کا چندہ دہندگان کی تعداد کی نسبت سے پورا رکھنا مقامی جماعت کے لئے لازمی ہوگا

۶۔ اگر مجلس انتخاب کا کوئی ممبر خدانخواستہ فوت ہو جائے یا تبدیل ہو جائے یا مستعفی ہو جائے یا کسی اور وجہ سے اس مجلس کا ممبر نہ رہے۔ تو اس کی اطلاع فوراً ناظر اعلیٰ کو دینا ضروری ہوگا۔ اور اس اطلاع کے ساتھ ہی اسکے قائمقام ممبر کا بھی انتخاب کر کے بھیجنا ہوگا۔

۷۔ مجلس انتخاب کا اجلاس کل ممبروں کی مجموعی تعداد کے نصف ممبر حاضر ہونے پر ہو سکے گا۔

۸۔ اس مجلس انتخاب کا صدر ممبران مجلس انتخاب حاضر اجلاس میں سے کثرت رائے سے مقرر کیا جائے گا۔

۹۔ مجلس انتخاب کی جو رودداد (یعنی فہرست ممبران مجلس انتخاب) بغرض منظوری مرکز (نظارت علیا) میں بھیجی جائے گی۔ اس پر تمام ممبران مجلس انتخاب حاضر اجلاس کے دستخط یا نشان انگوٹھا کا ہونا لازمی ہوگا۔ (اور ان کے مکمل پتے بھی دیئے جائیں گے)

نوٹ:۔ ۱۔ مجالس انتخاب والی جماعتوں کے امراء اور دیگر عہدہ داروں کے انتخاب کرنے سے پہلے مجلس انتخاب کی منظوری نظارت علیا سے حاصل کرنا ضروری ہوگا۔

۱۰۔ یہ مجلس ایک مستقل مجلس ہوگی۔ اور تعداد ممبران کو پورا رکھنے کے لئے حسب ضرورت ممبران مجلس کا انتخاب اس حلقہ امارت کے عام اجلاس میں ہوا کرے گا۔ جس حلقہ کی مجلس انتخاب میں کوئی جگہ خالی ہوگی۔ اس حلقہ کے احمدی نیا ممبر منتخب کر کے بھیج دیا کریں گے

۱۱۔ ممبران مجلس انتخاب کی آخری منظوری کا بواسطہ ناظر اعلیٰ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے حاصل کرنا ضروری ہوگا۔

قاعدہ ۱۹ الف قواعد و ضوابط صدر انجمن احمدیہ امراء کے انتخاب کے وقت ہر اس رکن کو جو قواعد کے ماتحت انتخاب میں حصہ لے سکتا ہو اس کے لئے باقاعدہ تحریری نوٹس جانا چاہیئے کہ فلاں تاریخ کو امیر کا انتخاب ہوگا۔ اور اس کے لئے فلاں وقت اور فلاں جگہ مقرر کی گئی ہے۔ اور اس نوٹس پر ہر رکن کے اطلاعی دستخط کروا لئے جاویں۔ انتخاب کے اجلاس میں کسی رکن کی بلا عذر معقول اور بلا اطلاع قبل از وقت غیر حاضری قابل مواخذہ کوتاہی ہوگی۔ اسلئے اگر کوئی رکن بغیر معقول عذر کے اس تحریری نوٹس کے ملنے کے بعد غیر حاضر رہے گا۔ وہ سزا کا مستحق ہوگا۔ جس کا فیصلہ کرنا اس مجلس کے اختیار میں ہوگا۔ جس میں امیر کا انتخاب ہو رہا ہوگا۔ مجلس کے ایسے فیصلے پر کوئی اپیل نہیں ہو سکے گی۔ البتہ مجلس کو اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کرنے کا حق ہوگا

قاعدہ نمبر ۲۰ ہر مقامی جماعت کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ صدر انجمن کے مختلف صیغہ جات کے اغراض و مقاصد کے ماتحت مقامی طور مختلف عہدہ دار مقرر کرے۔ یہ عہدہ دار مرکزی صیغہ جات کے افسران اعلیٰ کی ہدایت کے ماتحت اپنے اپنے صیغہ کے متعلق مقامی حلقہ میں کام کریں گے اور تمام ضروری اور مناسب ریکارڈ رکھیں گے۔ یہ عہدہ دار مقامی انجمن کے جنرل اجلاس میں منتخب ہوں گے۔

قاعدہ نمبر ۲۱ مقامی امراء اور پریذیڈنٹ کے اختیارات میں ایک یہ امتیاز ہوگا۔ کہ مقامی امیر مقامی انجمن کے فیصلہ جات کا ہر حال میں پابند نہیں ہوگا یعنی استثنائی حالات میں سلسلہ کے مفاد کے ماتحت اسے اپنے وجوہات تحریر میں لا کر مقامی انجمن کے فیصلہ کو رد کرنے کا اختیار ہوگا۔ لیکن پریذیڈنٹ بہر حال مقامی انجمن کے

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کا تازہ ارشاد

خاکسار نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کی خدمت میں الفضل کی ماہ فروری کی رپورٹ پیش کی تھی۔ اس پر آپ نے تحریر فرمایا:۔

"الفضل کی ترقی کے بغیر موجودہ ماحول میں جماعت کی تربیت کا کام بھی مکمل نہیں ہو سکتا۔"

حضرت صاحبزادہ میاں صاحب محترم کا یہ ارشاد ایک حقیقت ہے احباب کرام الفضل کو ترقی دے کر جماعت کے اس کام کی جلد از جلد تکمیل کرنے کی طرف توجہ دیں۔

(منیجر الفضل)

فیصلہ جات کا پابند ہوگا۔ مگر امیر و پریذیڈنٹ ہر دو مرکزی افسران کی ہدایات کے پابند ہونگے

قاعدہ ۲۱/۸ الف (۱) مقامی امیر کا رتبہ نہ تو محض پریذیڈنٹ انجمن کا رتبہ ہے۔ اور نہ ہی اسے اپنے دائرہ کے اندر خلافت کے حقوق حاصل ہیں۔ اپنے کام کے لحاظ سے مقامی امیر بے شک ایک گونہ خلافت کے فرائض اپنے اندر رکھتا ہے۔ یعنی اس کا یہ فرض ہوگا کہ وہ اپنے حلقہ کے احمدی افراد کی روحانی اخلاقی تبلیغی علمی۔ مالی۔ اقتصادی۔ تمدنی اور جسمانی وغیرہ لحاظ سے پوری پوری نگرانی کرے۔ اور جماعت کے قیام و استحکام اور ترقی و بہبودی کی تجاویز سوچ کر ان پر عمل پیرا ہو۔

(۲) مقامی امیر کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ تمام اہم امور میں جماعت کے افراد کا مشورہ حاصل کیا کرے۔ اور اسے عموماً کثرت رائے کا احترام کرنا چاہیئے۔ اور چھوٹے چھوٹے اختلافات کی بناء پر کثرت رائے کے خلاف قدم نہیں اٹھانا چاہیئے۔

(۳) مقامی امیر کو چاہیئے۔ کہ مشوروں وغیرہ کے وقت کارروائی کو ایسے رنگ میں چلائے کہ فیصلہ جات حتی الوسع اتفاق رائے سے قرار پائیں۔

(۴) لیکن چونکہ مقامی امیر مقامی جماعت کا آخری ذمہ دار ہوگا۔ اس لئے اسے یہ حق حاصل ہوگا۔ کہ اختلاف رائے کی صورت میں جس وقت کسی بات کو سلسلہ کے مفاد کے مضر اور مخل امن و انتظام سمجھے۔ تو اپنے اختیار سے کثرت رائے کو رد کر دے۔

(۵) لیکن ایسی صورت میں مقامی امیر کا یہ فرض ہوگا۔ کہ وہ ایک باقاعدہ رجسٹر میں جو سلسلہ کی ملکیت تصور ہوگا۔ اپنے اختلاف کی وجوہ ضبطِ تحریر میں لائے۔ یا اگر ان وجوہ کا اس رجسٹر میں لکھنا سلسلہ کے مفاد کے خلاف سمجھے۔ تو کم از کم یہ نوٹ کرے۔ کہ میں ایسی وجوہ کی بناء پر جن کا اس جگہ ذکر کرنا سلسلہ کے مفاد کے خلاف ہے۔ کثرت رائے کے خلاف فیصلہ کرتا ہوں۔

(۶) لیکن اس مؤخر الذکر صورت میں مقامی امیر کا یہ فرض ہوگا۔ کہ اپنے اختلاف کی وجوہ تحریر کر کے بصیغہ راز مرکز میں ارسال کرے۔ ایسی رپورٹ ایک ہفتہ کے اندر اندر ارسال کی جانی ضروری ہوگی۔ اور امیر کا فرض ہوگا۔ کہ وہ رپورٹ کرتے ہی اپنی مجلس عاملہ کو تحریری طور پر اطلاع دے دے۔ کہ اس نے ایسی رپورٹ کر دی ہے۔

(۷) مقامی جماعت کے افراد اگر مقامی امیر کے کسی فیصلہ یا حکم یا کارروائی وغیرہ کے خلاف کوئی شکایت رکھتے ہوں۔ تو انہیں حق حاصل ہوگا۔ کہ مرکز میں اپنی اپیل پیش کریں۔ اور مرکز کا فیصلہ مقامی امیر اور مقامی ممبران جماعت کے لئے واجب القبول ہوگا۔ مقامی امیر کے فیصلہ یا حکم کے خلاف جو اپیل مرکز میں کی جائے گی۔ وہ بواسطہ مقامی امیر کے کی جائیگی۔ اور مقامی امیر کا فرض ہوگا۔ کہ وہ ایسی اپیل کو سات دن کے اندر اندر اپنی رائے کے ساتھ مرکز کو بھیج دے۔ اور جب تک اپیل کا فیصلہ نہ ہو۔ حکم زیر اپیل واجب التعمیل سمجھا جائے گا۔ مگر مرکز کو حق ہوگا۔ کہ آخری فیصلہ سے قبل بھی حکم زیر اپیل کی تعمیل کو روک دے۔ اگر مقامی امیر کے اوپر ضلعوار امیر یا صوبائی امیر ہو۔ تو پہلی اپیل ضلعوار امیر یا صوبائی امیر کے پاس کی جانی ضروری ہوگی۔ اور اس صورت میں اوپر والے اختیارات ضلعوار امیر یا صوبائی امیر کو حاصل ہوں گے۔ لیکن آخری اپیل بہرحال مرکز میں ہوسکے گی۔

(۸) امراء کا تقرر سوائے اس کے کہ اس کے خلاف تصریح ہو۔ تین سال کے لئے ہوا کرے گا۔ اور میعاد گزرنے کے بعد نیا تقرر ہوگا۔ جس کے لئے پہلے امیر کا نام بھی تجویز کیا جاسکے گا۔

(۹) دورانِ میعاد میں بھی امیر مقامی کسی خاص مصلحت کی بناء پر اپنے عہدہ سے علیٰحدہ کیا جاسکے گا۔ لیکن مقامی جماعت یا افراد کو اپنے مشوروں وغیرہ میں اس کی علیٰحدگی کے سوال کو اٹھانے کی اجازت نہ ہوگی۔

(۱۰) مقامی امیر کو ایسے حالات میں جبکہ اسے غیر متوقع طور پر اچانک کہیں اپنے مقام سے باہر جانا پڑ جاوے۔ اور مرکز سے پیشگی اجازت حاصل نہ کر سکے۔ لیکن وہ اپنی مقامی جماعت کے ساتھ مشورہ کر سکتا ہو۔ تو اسے بمشورہ مقامی جماعت اپنی غیر حاضری کے ایام کے لئے اپنا قائم مقام مقرر کرنے کی اجازت ہوگی۔ بشرطیکہ یہ غیر حاضری پندرہ دن سے زائد نہ ہو۔

(۱۱) لیکن اگر اسے ایسے خاص حالات کے ماتحت فوراً اپنے مقام کو چھوڑنا ہو۔ کہ وہ جماعت سے بھی قائم مقام امیر کے متعلق مشورہ نہ کر سکتا ہو۔ تو جائز ہوگا۔ کہ وہ اپنے سیکرٹریوں کے مشورہ سے ہی پندرہ دن کے لئے اپنا قائم مقام مقرر کر دے۔

(۱۲) ہر دو صورتوں میں امیر کا فرض ہوگا۔ کہ عارضی تقرری کی اطلاع فوراً مرکز میں ارسال کرے۔

(۱۳) مقامی امراء ناظران سلسلہ کے اپنے اپنے حلقہ کار میں ان کی ہدایت کے ماتحت ہوں گے۔

(۱۴) جو امور انتظام جماعت یا فرائض امارت کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ ان میں مقامی جماعت کے افراد کو مقامی امیر کی اطاعت کرنی ضروری ہوگی۔

(۱۵) امراء چونکہ مقامی جماعتوں میں آخری ذمہ دار کارکن ہوں گے۔ اس لئے ان کو اپنے حلقہ میں ایک نیک نمونہ بننے کی کوشش کرنی ضروری ہوگی۔ اور اپنے رویہ کو ایسا ہمدردانہ اور مشفقانہ اور منصفانہ رکھنا ہوگا۔ کہ ان کی حکومت لوگوں کے دلوں میں خود بخود محبت و احترام کے رنگ میں قائم ہو جائے۔ اور اختلافات کی صورت میں وہ کسی پارٹی کے جانبدار نہ سمجھے جائیں۔

(۱۶) اگر کسی امیر صوبائی یا امیر ضلع یا مقامی امیر کو اپنے ماتحت امداد کے لئے نائب امیر کی ضرورت ہو۔ تو پہلے وہ اپنی ضرورت کو واضح کر کے نیابت کے قیام کے لئے خلیفہ وقت سے بذریعہ نظارت علیا منظوری حاصل کرے۔ اور یہ منظوری حاصل ہونے کے بعد پھر وہ امیر خود نائب امیر کے لئے مناسب آدمی کا انتخاب کر کے منظوری لیں۔ جماعتی انتخاب کی ضرورت نہیں۔

(۱۶/۱) امراء کو ان مقامی عہدہ داروں کو جن کی منظوری مرکز کی طرف سے دی جاتی ہے۔ برطرف کرنے کا اختیار نہیں ہوگا۔ البتہ وہ انہیں ایک معاملہ میں زیادہ سے زیادہ پندرہ دن تک معطل کرسکیں گے۔ اور برطرفی کے لئے مرکز میں رپورٹ کر کے منظوری حاصل کرنا ضروری ہوگا۔

(۱۷) امراء کو ناظروں کے فیصلوں اور احکام کے خلاف صدر انجمن احمدیہ کے پاس اور صدر انجمن احمدیہ کے فیصلوں اور احکام کے خلاف خلیفہ وقت کے پاس اپیل کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ مگر تا فیصلہ اپیل حکم زیر اپیل واجب التعمیل ہوگا۔ ناظروں کے فیصلوں اور احکام کے خلاف صدر انجمن احمدیہ میں اپیل پیش ہونے کی صورت میں صدر انجمن احمدیہ کا فرض ہوگا۔ کہ یا تو فیصلہ کے وقت امیر اپیل کنندہ کو بھی اجلاس میں حاضر ہونے کا موقع دے۔ اور یا فیصلہ کے وقت ناظر متعلقہ کو بھی اجلاس میں شریک نہ کرے۔ بصورت حاضری ناظر متعلقہ کو ووٹ کا حق حاصل نہ ہوگا۔

(۱۸) مقامی امراء کا انتخاب مقامی جماعت کی کثرت رائے سے بذریعہ مجلس انتخاب یا براہِ راست (جیسی بھی صورت ہو) اور ضلعوار امراء کا انتخاب مقامی امراء اور پریذیڈنٹوں میں سے ان کی کثرت رائے سے اور صوبائی امراء کا انتخاب امراء ضلع میں سے ہی ہوگا۔ اور اس انتخاب میں امراء ضلع ہی شامل ہوں گے۔ کورم کل تعداد رائے دہندگان کا نصف ہوگا۔ لیکن اگر کسی میٹنگ میں باوجود باقاعدہ نوٹس کے کورم پورا نہ ہو۔ تو التواء کی صورت میں دوسری میٹنگ کا کورم $\frac{1}{3}$ (ایک تہائی) کا ہوگا۔

(۱۹) صوبائی امیر کو ضلعوار امیروں اور مقامی امیروں کے اور ضلعوار امیروں کو مقامی امیروں کے کام اور ریکارڈ اور حساب کتاب کے معائنہ اور پڑتال کرنے کا اور حسب ضرورت ہدایات دینے کا اختیار حاصل ہوگا۔ اور ضلعوار امیروں اور مقامی امیروں کے لئے ان ہدایات کی پابندی لازمی ہوگی۔ مگر صوبائی امیروں اور ضلعوار امیروں سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ حتی الوسع ضلعوار امیروں اور مقامی امیروں کو ان کے دائرہ عمل میں آزادی کے ساتھ کام کرنے کا موقعہ دیں گے۔ اور سوائے اشد ضرورت کے مداخلت کا طریق اختیار نہیں کریں گے۔ اگر کسی مقامی امیر یا ضلعوار امیر کو کسی ضلعوار امیر یا صوبائی امیر کی کسی ہدایت سے اختلاف ہو۔ تو اسے ایسی ہدایت کے خلاف مرکز میں اپیل کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ مگر تا فیصلہ اپیل حکم زیر اپیل واجب التعمیل ہوگا۔ لیکن مرکز کو حق حاصل ہوگا۔ کہ آخری فیصلہ سے قبل بھی زیر اپیل حکم کی تعمیل کو روک دے۔ اگر مقامی امیر کے اوپر ضلعوار امیر یا صوبائی امیر ہو۔ تو پہلی اپیل ضلعوار امیر یا صوبائی امیر کے پاس کی جانی ضروری ہوگی۔ اور اس صورت میں اوپر والے اختیارات ضلعوار امیر یا صوبائی امیر کو حاصل ہوں گے۔ لیکن آخری اپیل بہرحال مرکز میں ہوسکے گی۔

(۲۰) ان امور میں جو جماعت کے مجموعی یا عمومی مفاد پر اثر انداز ہوسکتے ہوں۔ مقامی امیر کو مقامی انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کو حکم دینے کا اختیار ہوگا۔ جو تحریری ہونا چاہیئے۔ اور ان مذکورہ بالا مجالس کو حق ہوگا۔ کہ اگر وہ حکم کو ناواجب سمجھتے ہوں۔ تو اپنی مرکزی مجلس کی معرفت صدر انجمن احمدیہ کو توجہ دلائیں۔

مجلس عاملہ

مجلس عاملہ کے ممبر حسب ذیل عہدہ دار ہوں گے۔ حسب فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۴۶ء امیر جماعت۔ نائب امیر۔ پریذیڈنٹ۔ وائس پریذیڈنٹ جنرل سیکرٹری۔ سیکرٹری رشد و اصلاح۔ سیکرٹری تعلیم۔ سیکرٹری امور عامہ۔ سیکرٹری امور خارجہ سیکرٹری وصایا۔ سیکرٹری مال۔ سیکرٹری تالیف و تصنیف۔ سیکرٹری ضیافت۔ سیکرٹری جائیداد سیکرٹری زراعت۔ آڈیٹر۔ امین۔ محاسب۔ امام الصلوٰۃ۔ قاضی۔

$\frac{2}{5}$ حصہ تک زائد ممبر صرف مجلس عاملہ منتخب کرے۔ ساری جماعت نہ کرے۔ $\frac{2}{5}$ تک زائد ممبر منتخب کرنے کے بعد امیر کو اختیار حاصل ہوگا۔ کہ وہ کسی ضرورت کے محسوس ہونے پر ایک ممبر کا اضافہ کرے۔ جس کی میعاد چھ ماہ تک ہوگی۔ چھ ماہ کے بعد وہ اس معاملہ کو مجلس عاملہ کے سپرد کر دے۔ کہ وہ اس بارہ میں مناسب فیصلہ کرے۔

تعزیری کمیٹی

مجلس عاملہ کو کوئی تعزیری کارروائی کرنے کا اختیار نہیں ہوگا۔ اس کے لئے اسے الگ سب کمیٹی بنانی چاہیئے۔ کیونکہ مجلس عاملہ میں قاضی بھی شامل ہوگا۔ اور قاضی کسی تعزیری سب کمیٹی کا ممبر نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ بعد میں اس کے پاس اپیل ہوسکتی ہے۔ پس مجلس ہمیشہ تعزیری کمیٹی الگ بنا دیا کرے

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

سنہ ۱۹۳۴ء کا نومبر ہمیشہ تاریخ اسلام میں یادگار زمانہ رہیگا
تحریک جدید کی بنیاد اسلام کو روشن کرنا اور قرآن کریم کے پیغام کو دنیا تک پہنچانا ہے

"تحریک جدید" درحقیقت نام ہے اس جدوجہد کا جو ایک احمدی کو احمدیت اور اسلام کی اشاعت کے لئے کرنی چاہیئے"

"تحریک جدید" نام ہے اس جدوجہد کا جو اسلام اور احمدیت کے احیاء کے لئے ہر احمدی پر واجب ہے"

"تحریک جدید" نام ہے اس کوشش اور سعی کا جو اسلامی شعار اور اسلامی اصول قائم کرنے کے لئے ہماری جماعت کے ذمہ لگائی گئی ہے"

"تحریک جدید" کی بنیاد اس بات پر ہے کہ اسلام کے نام کو روشن کیا جائے اور قرآن کریم کے پیغام کو دنیا تک پہنچایا جائے"

"تحریک جدید" وہ قدیم تحریک ہے جو آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جاری کی گئی تھی"

"تحریک جدید" کے ماتحت اس غرض کو پورا کرنے کے لئے بیرونی دنیا میں مبلغ بھجوائے گئے"

"تحریک جدید" کو سنہ ۱۹۳۴ء میں اس وقت جاری کیا گیا جب دشمن اپنے سارے لاؤلشکر سمیت اسلام اور احمدیت پر حملہ آور ہوا تو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اطال اللہ عمرہٗ نے اللہ تعالےٰ کے القاء کے ماتحت احمدیہ جماعت کو آواز دی کہ

"میں تمہیں خدا کی آواز کی طرف بلاتا ہوں"

آؤ!" اور میری بات کے پیچھے چلو۔ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں یہ میری آواز نہیں۔ میں تمہیں خدا کی آواز کی طرف بلاتا ہوں۔ تم میری بات مانو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ تا تم دنیا میں عزت پاؤ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ"

اس پرجوش۔ جس جذبہ اور ایثار کے ساتھ احمدیہ جماعت نے لبیک کہا وہ تاریخ اسلام میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ چنانچہ فرمایا

جماعت احمدیہ کا شاندار لبیک

جس جوش۔ جس جذبہ اور ایثار کے ساتھ جماعت کے دوستوں نے پہلے سال کے اعلان کو قبول کیا تھا اور جس کم مائیگی اور کمزوری کے ساتھ ہم نے یہ کام شروع کیا تھا وہ دونوں باتیں ایمان کی تاریخ میں ایک اہم حیثیت رکھتی ہیں۔

وہ جذبہ۔ وہ جوش اور وہ ایثار جس کے ساتھ اس کام کو شروع کیا گیا تھا غیر معمولی اور مومنوں کی شاندار روایات کے مطابق تھا اور وہ بے بسی اور کم مائیگی جس کے ساتھ ہم نے یہ کام شروع کیا تھا وہ بھی مومنوں کی تاریخ میں ایک زندہ مثال تھی۔ یعنی

تھی تو وہ بے بسی۔ تھی تو وہ بے کسی اور تھی تو وہ کم مائیگی۔ لیکن وہ اس بات کی شہادت دے رہی تھی کہ گذشتہ انبیاء کی جماعتوں کو ایسی مشکلات سے ہی دوچار ہونا پڑا تھا۔ پس وہ بے بسی۔ بے کسی اور بے مائیگی بھی مومنوں کی جماعت سے ہماری جماعت کو ملاتی تھی۔ اور وہ جوش اور وہ جذبہ اور ایثار جو جماعت نے دکھایا وہ بھی ہمیں مومنوں کی جماعت سے ملاتا تھا۔

گویا سنہ ۱۹۳۴ء کا نومبر ایک نشان تھا سلسلہ احمدیہ کے مخالفوں کے لئے یہ ایک دلیل اور برہان تھا۔ سوچنے اور غور کرنے والوں کے لئے کہ یہ جماعت خدا کی طرف سے ہے اور ان ہی قدموں پر چل رہی ہے جن پر انبیاء کی جماعتیں چلتی آئی ہیں"

تحریک جدید میں آخر تک ثابت قدم رہنے والوں کی یادگار

ان مومنوں کی جو سنہ ۱۹۳۴ء سے متواتر انیس سال تک اللہ تعالےٰ کی راہ میں قربانیاں کرتے رہے ہیں ان کو بطور مثال پیش کرنے اور ان کی یادگار قائم کرنے کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔

"چونکہ تحریک جدید میں چندہ دینے والے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزار والی پیشگوئی سنہ ۱۸۹۱ء کو پورا کرنے والے ہیں ہمارا فرض ہے کہ ان پانچ ہزار سپاہیوں کی کوئی مستقل یادگار قائم کریں۔ کیونکہ وہ سب لوگ جو اس جہاد کبیر میں آخر تک ثابت قدم رہیں گے ان کا حق ہے کہ ان کے لئے دعاؤں کا سلسلہ جاری رہے۔ ان کی قربانی کی یادگار قائم رکھنے کا یہ طریق ہوگا کہ ان فہرستوں کو ایک جگہ جمع کر کے اور ساتھ تحریک جدید کی مختصر سی تاریخ لکھ کر چھاپ دیا جائیگا اور دفتر تحریک جدید تمام احمدیہ لائبریریوں میں یہ کتاب مفت بھیجے گا۔ اس چندہ میں حصہ لینے والوں کے متعلق میرا ارادہ ہے کہ ان کو دو گروہوں میں تقسیم کر کے ان کی فہرستیں بنائی جائیں

ایک وہ جو ہر سال پہلے سال سے بڑھ کر چندہ دیتے رہے۔ ایک وہ جنہوں نے قاعدہ کے مطابق دیا۔ ایک وہ جو نہ ہر سال پہلے سے بڑھا کر دے سکے اور نہ قاعدہ کے مطابق دے سکے مگر سب سے کم شرح پانچ روپیہ والی کو قائم رکھتے ہوئے انیس سال تک متواتر اشاعت اسلام میں مدد کرتے رہے۔

۱۵ مئی تک اپنا بقایا ادا کرلیں

تحریک جدید کے انیس سالہ حصہ لیتے رہنے والے مومنوں پر واضح ہو کہ ان کے نام معہ انیس سالہ رقم ایک کتاب میں شائع ہونے والے ہیں جو نوے فیصدی لکھی جا چکی ہے اسے پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے وہ احباب جو بقایا دار ہیں۔ اگر وہ ۱۵ مئی تک اپنا بقایا ادا کر کے نام درج رجسٹر نہ کروائیں گے تو ان کا نام افسوس کے ساتھ کاٹ دیا جائے گا۔ پس انیس سالہ بقایا دار فوری توجہ کر کے اپنا معاملہ صاف کریں۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

ضلع گوجرانوالہ کی جملہ جماعتہائے احمدیہ کے لئے

نظارت بیت المال کی طرف سے ہر جماعت کو ان کا بجٹ اور اب تک وصولی سے متعلق حساب بھجوایا جا چکا ہے۔ آپ کو اپنی ہمت اور کوشش سے اطلاع ہو چکی ہوگی۔ اب جبکہ مالی سال ختم ہونے میں صرف دو ماہ باقی رہ گئے ہیں اور نئی فصل کی آمد کے دن قریب ہیں کوشش کریں کہ جو کمی آپ کی طرف سے رہ گئی ہے وہ بھی پوری ہو جائے اور ہمارا ضلع سارے مغربی پاکستان میں کامیاب وصولی کی جو پوزیشن حاصل کر رہا ہے اس کے ہم مستقل حقدار بن جائیں۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ ترقی ہمیں نصیب ہو۔ آمین

(میر محمد بخش امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ)

اعلان دارالقضاء

میاں نظام الدین صاحب ولد مہر اللہ دتا صاحب ساکن لائلپور محلہ سنت پورہ گلی نمبر ۱ مکان نمبر ۱۳۱ کے خلاف یا ان کی طرف سے جو تنازعات دائر ہیں ان کی پیروی کے لئے وہ بتاریخ ۳۰ بوقت ۱۰ بجے صبح دفتر قضاء ربوہ میں پہنچ جائیں۔ (ناظم دارالقضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

درخواستہائے دعاء

(۱) خاکسار کاروباری مشکلات و پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ علاوہ ازیں میرا ایک بچہ مختلف عوارض میں مبتلا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے میری مشکلات دور فرمائے اور بچے کو صحت کاملہ عطا فرمائے آمین

شیخ محمد بشیر آزاد انبالوی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مرید کے

(۲) مستری بابا مالی صاحب نگل خارش۔ چنبل اور دل کی بیماری کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

عبدالمجید خاں نائب قائد احمد نگر ضلع جھنگ

(۳) میرے تین بچے محمد امین۔ محمد سلیم۔ خلیل احمد مختلف کلاسوں کا امتحان دے رہے ہیں احباب جماعت اعلےٰ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

ناظر علی سیکرٹری مال چک نمبر ۲ کھیم والا لائلپور

(۴) خاکسار تین ماہ سے بعارضہ بخار بیمار رہے کاروبار بھی بند ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ میری پریشانیوں کو دور فرمائے آمین۔ نیز میرے چھوٹے بھائی کی بیوی بھی بیمار ہے۔ اس کی صحت کے لئے بھی احباب دعا فرمائیں

مستری روشن دین چانگریاں ضلع سیالکوٹ

(۵) خاکسار کی اہلیہ اور چھوٹا بھائی بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز خاکسار کے تین بھائی مختلف امتحان دے رہے ہیں۔ احباب ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

(محمد خلیق عالم۔ راولپنڈی)

(۶) میرا بچہ وظیفہ کے امتحان میں شامل ہو رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ مولیٰ کریم نمایاں کامیابی عطا فرمائے آمین

حبیب احمد مہاجر از پوچھ رام دین بازار جہلم

(۷) میرے والد صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں دن بدن کمزور ہوتے جا رہے ہیں احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

خواجہ عبدالحی دارالرحمت ربوہ

مرکزی حکومت ہر ترقیاتی منصوبے کیلئے روپیہ فراہم کرے گی

پارلیمنٹ میں مرکزی وزیر خزانہ سید امجد علی کا اعلان

کراچی ۱۶ مارچ ۔ مرکزی وزیر خزانہ سید امجد علی نے کل شام پارلیمنٹ میں نئے سال کا بجٹ پیش کرتے ہوئے اعلان کیا کہ مرکزی حکومت صوبائی حکومتوں کے ہر ترقیاتی منصوبے کے لئے کچھ نہ کچھ روپیہ ضرور فراہم کرے گی۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ آئین کی تکمیل سے ملک کی اقتصادی ترقی کو تقویت پہنچے گی اور ہم اپنا معاشی نصب العین جلد حاصل کر لیں گے ــــ وزیر خزانہ نے بتایا کہ ۱۹۵۰ء کے مقابلے میں پاکستان کی صنعتی پیداوار ڈھائی سو فی صد بڑھ چکی ہے۔

وزیر خزانہ سید امجد علی نے اپنی تقریر میں کہا کہ ایک لحاظ سے یہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کا پہلا بجٹ ہے گذشتہ آٹھ برس میں بڑے اہم سیاسی اور اقتصادی واقعات ظہور پذیر ہوئے ہیں۔ ان میں سے آئین کی تکمیل اہم ترین واقعہ ہے۔ نئے آئین میں مساوی مواقع۔ انفرادی اور مذہبی آزادی حقوق ملکیت کے تحفظ اور سب سے بڑھکر اقتدار اعلےٰ عوام کو دے کر ہماری زندگی میں ایک نئے باب کا آغاز کیا گیا ہے۔ آئین کی تکمیل ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔ اس سے ملک کی سیاسی ترقی پر جو اثر پڑے گا۔ وہ تو ظاہر ہے۔ لیکن اقتصادی ترقی کے بغیر سیاسی ترقی کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ نئے آئین کے تحت ملک کی مالی اور معاشی ترقی کو بھی تقویت پہنچے گی۔ گذشتہ آٹھ سال میں ہم نے نمایاں ترقی کی ہے۔ نئے آئین کے تحت اس ترقی کی رفتار اور تیز ہو جائے گی۔ اور ملک اپنا معاشی نصب العین جلد پالے گا۔ جب تک ملک کی معاشی حالت بہتر نہیں ہو گی۔ عام آدمی کا معیار زندگی بلند نہیں کیا جا سکتا۔

وزیر خزانہ نے کہا کہ معاشی ترقی کے لئے یہ ضروری ہے کہ ملک کے قدرتی وسائل سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جائے۔ حکومت نے اس مقصد کے لئے بہت اہم اقدامات کئے ہیں۔ اور اس سلسلے میں بعض شعبوں میں نمایاں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ گذشتہ چار سال میں ہم نے صنعت کے میدان میں نمایاں ترقی کی ہے ۱۹۵۵ء میں یہ ترقی نہ صرف جاری رہی۔ بلکہ اس کی رفتار میں نمایاں اضافہ ہوا۔ اس سال ۱۹۵۴ء کے مقابلے میں صنعتی پیداوار میں بائیس فی صد اضافہ ہوا اور اگر ۱۹۵۰ء سے مقابلہ کیا جائے تو یہ اضافہ ڈھائی سو فی صد ہے۔ اب ہم نہ صرف روز مرہ کے استعمال کی بہت سی چیزوں کے بارے میں خود کفیل ہو گئے ہیں۔ بلکہ بعض اشیاء کی پیداوار ہماری ضروریات سے بھی بڑھ گئی ہے اور ہم انہیں برآمد کرنے لگے ہیں ایک وقت تھا کہ ہمیں اپنی ضروریات کا تمام کپڑا باہر سے منگانا پڑتا تھا۔ لیکن اب ہمیں اوسط درجے کا کپڑا منگانے کی ضرورت نہیں رہی اور ہم نے سوت دساور کو بھیجنا شروع کر دیا ہے۔ اب وہ دن بھی دور نہیں۔ جب ہم کپڑا برآمد کر سکیں گے۔ چھ سال پہلے ملک میں تکلوں کی تعداد ایک لاکھ ۷۷ ہزار تھی اب اٹھارہ لاکھ کے قریب تکلے مصروف کار ہیں۔ چھ سال پہلے ملک میں کپاس کی ایک لاکھ ۵۴ ہزار گانٹھیں استعمال ہوتی تھیں۔ اب یہ کھپت سات اور آٹھ لاکھ گانٹھوں کے درمیان ہے۔ تقسیم کے وقت ملک میں پٹ سن کا ایک بھی کارخانہ نہ تھا لیکن اب متعدد کارخانے موجود ہیں۔ جن میں چھ ہزار کھڈیاں کام کر رہی ہیں۔ کھڈیوں کی تعداد میں مزید اضافہ زیر غور ہے۔ پٹ سن کی مصنوعات کی پیداوار کافی بڑھ چکی ہے اور ہم یہ معقول مقداریں برآمد کر رہے ہیں کہ نافل کا کارخانہ ملک بھر کی کاغذ کی ضروریات پوری کرنے کے لئے کافی ہے۔ بعض دوسری صنعتوں کا بھی یہی حال ہے اب ہم پہلے کی طرح صرف خام مال برآمد کرنے والے نہیں رہے بلکہ خام مال کو مصنوعات میں تبدیل کر کے باہر بھیجا جا رہا ہے۔

روپے کی قیمت

وزیر خزانہ نے کہا کہ ۱۹۴۹ء میں جب برطانوی پونڈ اور ہندوستان اور متعدد دوسرے ملکوں کے سکوں کی شرح مبادلہ کم کر دی گئی تھی تو پاکستانی روپے کی قیمت برقرار رکھی گئی تھی۔ اس وقت کے حالات کا تقاضا یہی تھا۔ اس وقت پاکستان کی برآمدات زیادہ تر پٹ سن اور کپاس ایسی خام اشیاء پر مشتمل تھیں۔ اگر اس وقت روپیہ کی قیمت گرا دی جاتی تو ان اشیاء کی قیمت بڑھ جاتی اور عام مصارف زندگی میں اضافہ ہو جاتا۔ ۱۹۵۰ء کے آغاز تک ملک کی معیشت میں ایک بنیادی تبدیلی رونما ہو چکی تھی۔ پٹ سن اور کپاس کی عالمی قیمتیں مسلسل گر رہی تھیں۔ جس کے باعث کاشت کاروں کو اپنی پیداوار کی بہت کم قیمت وصول ہو رہی تھی۔ صنعتی ترقی کا پہلا دور ختم ہو چکا تھا اور بعض صنعتیں گھریلو ضروریات پوری کرنے کے علاوہ اپنی مصنوعات برآمد کرنے کے قابل ہو چکی تھیں۔ پرانی شرح مبادلہ کا مقصد پورا ہو چکا تھا اور اب یہ مصنوعات کی برآمد کی راہ میں حائل ہونا شروع ہو گئی تھی۔ اس صورت حال کے پیش نظر حکومت نے روپے کی شرح مبادلہ کم کرنے کا فیصلہ کیا۔ ایوان کو یہ سن کر خوشی ہو گی کہ اس مختصر سے عرصے میں روپے کی نئی شرح مبادلہ سے ملک کی معیشت کو کافی فائدہ پہنچا ہے۔ کپاس اور پٹ سن کی قیمتیں کافی مستحکم ہو چکی ہیں۔ بیرونی منڈیوں میں پاکستانی مصنوعات کی پوزیشن بھی مستحکم ہو گئی ہے اور صنعتوں میں توسیع کے ساتھ ساتھ روزگار کے مواقع میں اضافہ ہوا ہے۔

برآمدات میں اضافہ

سید امجد علی نے کہا "برآمدات میں اضافہ کے لئے متعدد اقدامات کئے گئے ہیں ایوان کو یہ سن کر خوشی ہو گی کہ ۱۹۵۵ء میں گذشتہ سال کے مقابلے میں ہم نے درآمد سے چار کروڑ چالیس لاکھ پونڈ کی مالیت کا زیادہ مال برآمد کیا۔ ۱۹۵۴ء کے ادائیگیوں کے توازن میں دو کروڑ پونڈ کا جو نقصان ہوا تھا ۱۹۵۵ء میں دو کروڑ چالیس لاکھ پونڈ کے اضافے میں تبدیل ہو گیا۔ ستمبر ۱۹۵۴ء کو ختم ہونے والی برآمد بڑھانے کی نئی سکیم کے تحت ۲۷ نئی اشیاء اور ان مصنوعات کی برآمد کی اجازت دی گئی ہے۔ برآمدی اشیا کی تیاری میں استعمال کے لئے منگائی جانے والی خام اشیا کی درآمدی ڈیوٹی میں چھوٹ دی گئی ہے۔ جنوری ۱۹۵۶ء کے اختتام سے برآمد کے او جی ایل میں شامل اشیاء کی تعداد بڑھا کر ۲۴۳ کر دی گئی ہے۔ جبکہ ۱۹۵۴ء کے آخر میں یہ تعداد صرف ۲۱۲ تھی۔ برآمدی اشیاء کی پیداوار بڑھانے اور ان کے لئے نئی منڈیاں تلاش کرنے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ کپاس کی برآمد ۲۵ لاکھ گانٹھوں تک بڑھانے کی سکیم پر عمل ہو رہا ہے۔ چائے کی برآمد بڑھانے کے لئے مختلف اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ پاکستان ایشیا میں اون کی درجہ بندی کی سکیم رائج کرنے والا پہلا ملک ہے۔ کھالوں کی درجہ بندی کے متعلق ایک ایسی ہی سکیم زیر غور ہے۔

وزیر خزانہ نے کہا ہم اپنی درآمدی پالیسی میں بھی اقتصادی ترقی کو ملحوظ رکھتے ہیں۔ چنانچہ مشینری کا فاضل پرزوں اور صنعتوں میں کام آنے والے خام مال کی درآمد پر سب سے زیادہ زور دیا جا رہا ہے۔ موجودہ درآمدی پالیسی کا مقصد یہ ہے۔ کہ ان صنعتوں پر زیادہ توجہ دی جائے جو روز مرہ کے استعمال کی اشیاء بناتی ہیں۔ یا زر مبادلہ کما یا بچا سکتی ہیں۔

درخواستہائے دعا

(۱) میری دو بچیاں امسال مختلف امتحان دے رہی ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی نمایاں کامیابی کیلئے دعا کریں۔

تاج بی بی دارالرحمت شرقی ربوہ

(۲) خاکسار اس سال ایم۔ اے کا امتحان دے رہا ہے نمایاں کامیابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے

دین محمد شاہد بی۔ اے۔ ڈی۔ بی ہائی سکول قاضیاں تحصیل گوجر خاں ۔ راولپنڈی

(۳) میرے بڑے بھائی سید محمد یوسف شہزاد پٹواری تحصیل پشین (علاقہ بہرام جی) اس سال ادیب فاضل کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

لطف الرحمن ناز دفتر تعمیر ربوہ

(۴) مجھے مالی لحاظ سے بہت نقصان ہوا ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ میرے اس نقصان کی تلافی کی صورت پیدا فرمائے۔ آمین

ظفر اللہ خان نواب شاہ

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

بقیہ ایڈیٹوریل (بقیہ صفحہ ۲)

پیش کرتے ایک معمولی عقل کا آدمی بھی اتنی بات آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ کہ ایک حق جو کسی کو پہلے حاصل ہو۔ اسی کو سلب کرنے کے لئے معاہدات میں اس کا ذکر لازمی ہے۔ ورنہ یہی لازمی نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ وہ حق قائم رکھا گیا ہے۔ مودودی صاحب یہ سیدھا استدلال کیوں اختیار کریں۔ انہیں تو اپنا نظریہ ثابت کرنا ہے۔ خواہ اونٹ کسی کروٹ بیٹھے۔ اسی لئے آپ نے اس سیدھی بات کو چھوڑ کر منطقی طریق اختیار کیا ہے۔

خیر یہ تو ایک ضمنی بات تھی۔ اصل بات جو ہم عرض کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ معاصر تسنیم کو جو اندیشے ہیں وہ اگر صحیح ہیں تو یہ بھی حقیقت ہے کہ ایسے تفرقہ پسند عناصر کو اپنا پراپیگنڈہ کامیابی سے کرنے کے لئے موقعہ ہمارے اہل علم حضرات کی توجیہات اسلام اور خاص کر آجکل خود تسنیم کے سربراہ مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کی تصانیف بہم پہنچا رہی ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ

اے باد صبا ایں ہمہ آوردۂ تست

معاصر نے اس کا علاج بھی بتایا ہے جو یہ ہے کہ حکومت اس فضا کو ختم کرنے کی کوشش کرے اور کہ دستور کے متعلق جو غلط فہمیاں شر پسند عناصر پھیلا رہے ہیں ان کو غلط ثابت کرنے کے لئے اصل حقیقت دنیا کے سامنے لانی چاہیئے۔

جہانتک ہم نے غور کیا ہے موجودہ دستور تو مودودی صاحب کے خاص نظریات کے جراثیم سے بالکل پاک ہے اور اگر اس کو بغور دیکھا جائے تو وہ تھی کوئی منصف مزاج انسان اس پر اعتراض نہیں کرسکتا۔ مگر مشکل یہ ہے کہ مودودی صاحب کے نظریات اسلام دستور پر دھندلاپن اور تاریکیاں ڈال رہے ہیں۔ اور اس کا صحیح چہرہ عوام کیا بلکہ خواص تک بھی اچھی طرح نہیں دیکھ سکتے اس لئے معاصر کے اندیشے بھی دور نہیں ہو سکتے جب تک کہ اس کا تدارک نہ ہو۔ اور ان اندیشوں اور شبہات کی اصل جڑ نہ کاٹی جائے۔

پھر جہانتک مشرقی پاکستان سے ہندوؤں کے انخلاء کے زور کا تعلق ہے شاید مودودی صاحب کا حالیہ دورہ مشرقی پاکستان بھی اس کی افزائش باعث ہوا ہو +

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۵۶ء کے صفحہ ۵ پر مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ایک ضروری تحریک شائع ہوئی ہے۔ افسوس ہے کہ کتابت کی غلطی سے اس کے عنوان میں قعقیب کا لفظ شائع ہوگیا ہے اصل عنوان

"ایک نہایت مبارک تحریک"

ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵